قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

آپ فرما دیجئے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیرالدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب .... آئینہ حق و باطل

مولف .... علامہ غلام نصیرالدین چشتی گولڑوی

تصحیح .... محمد یٰسین قادری شطاری

.... محبوب احمد چشتی

تاریخ طبع .... ۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ء ۲۱ رجب ۱۴۱۵ ہجری

ناشر .... جماعت اہلسنت و جماعت شیخوپورہ

.... شعبہ خواتین فاروق آباد

قیمت .... ۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ

o ادارہ لوح و قلم جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور نمبر ۸ - کوڈ نمبر ۵۴۰۰۰

o محبوب علی غوثیہ کریانہ سٹور مین بازار مقابل
جنوب مشرقی گیٹ غلہ منڈی ہارون آباد

فہرست

جماعت صحابہ کے طریقہ سے وابستہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی صحیح تعبیر
اور تشریح اہلسنت و جماعت ہے۔ یعنی وہ لوگ جو حامل سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہوں اور جماعت صحابہ کے طریقہ پر چلتے ہوں۔

اہلسنت و جماعت کا عنوان حدیث کی روشنی میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی "بکثرت احادیث طیبہ" میں آنے والی
نسلوں کے سنت رسول اور جماعت صحابہ کے ساتھ وابستہ رہنے کو معیار حق اور
حاصل اسلام قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم
لوگ اختلاف کثیر دیکھو گے اس موقع پر تم میری سنت اور خلفاء راشدین کی
سنت پر عمل کو لازم کر لینا اس طریقہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا۔

اس حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت فرما دی
ہے کہ اختلاف کے مواقع میں صاف صحیح اور صریح ہدایت صرف حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت اور جماعت صحابہ کی اتباع اور پیروی میں منحصر ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی سند
کے ساتھ روایت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو گی
اور ان میں سے ایک فرقہ کے سوا سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا
وہ کونسا فرقہ ہو گا آپ نے فرمایا جو میری سنت کا حامل ہو گا اور میرے صحابہ
کے طریقہ سے وابستہ ہو گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نگاہ رسالت میں مسلمانوں کے متعدد فرقوں
اور گروہوں میں وہی فرقہ راشدہ اور مرشدہ ہے جو اہلسنت و جماعت ہے۔

سنت کے عنوان پر یہ دلیل ملاحظہ فرمائیں

امام بخاری اور امام مسلم اپنی اپنی اسانید سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ...... من رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ جو شخص
میری سنت سے اعراض کرے وہ میری امت سے نہیں ہے۔ اور بالخصوص صحابہ
کرام کے طریقہ کی اتباع یعنی عنوان جماعت پر یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

محدث زرین بن معاویہ متوفی ۵۳۵ ھ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے
ہیں۔ عَنِ ابنِ عُمرَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
یَدُاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ
ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ م ۲۴۱ ہجری بیان فرماتے ہیں۔ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ......
عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ وابستگی لازم رکھو۔

امام ابوداود رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۲۷۵ ہجری اپنی سند کے ساتھ بیان
کرتے ہیں عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ...... اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ
عَلَی الْجَمَاعَۃِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر فرقے جہنمی ہوں گے اور ان میں سے
صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا اور فرقہ جماعت ہے۔

الحمدللہ العزیز آفتاب سے روشن تر طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ مسلک

فرقہ بندی کیوں؟

بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں کہ اسلام میں فرقہ بندی کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس افتراق اور اختلاف کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی تھی کہ :

وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَتَفتَرِقَنَّ اُمَّتِی عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبعِینَ فِرقَۃً فَوَاحِدَۃٌ فِی الجَنَّۃِ وَ ثِنتَانِ وَ سَبعُونَ فِی النَّارِ

(ابن ماجہ)۔

(ترجمہ) : اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان پاک ہے کہ میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر ۷۲ دوزخ میں جائیں گے۔

چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امت کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ عین حق و صواب تھا اور آپ کی یہ پیشین گوئی فطری اصول کے مطابق تھی جیسا کہ نظام کائنات اور رفتار زمانہ اس پر شاہد ہے۔

لیکن اس مقام پر جو بات سوچنے کی ہے وہ یہ ہے کہ اس دور اختلاف و افتراق میں حق پسند اور نجات والے گروہ کا کیسے پتہ چلے گا اور کیسے معلوم ہو کہ موجودہ فرقوں میں حق پر کون ہے؟

تو گزارش یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مشکل بھی حل کر دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

فَاِذَا رَاَیتُمُ اختِلَافًا فَعَلَیکُم بِالسَّوَادِ الاَعظَمِ۔

(ترجمہ) "جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔"

یہاں اختلاف سے مراد اصولی اختلاف ہے جس میں کفر و ایمان "اور ہدایت و ضلالت" کا فرق پایا جائے۔ فروعی اختلاف ہرگز مراد نہیں، کیونکہ وہ تو رحمت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں "اختلاف امتی رحمۃ" میری امت کا (فروعی) اختلاف رحمت ہے۔

اس تفصیل کو ذہن میں رکھ کر موجودہ اسلامی فرقوں میں اس بڑے فرقے کو تلاش کیجئے جو باہم اصولاً" مختلف نہ ہوں اور جس قدر اسلامی فرقے اس کے ساتھ اصولی اختلاف رکھتے ہوں وہ ان سب میں بڑا ہو تو آپ کو ایسا فرقہ اہلسنّت و جماعت کے سوا کوئی نہ ملے گا جس میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، اشعری، ماتریدی سب شامل ہیں۔ یہ سب اہلسنّت ہیں اور ان کے مابین کوئی ایسا اصولی اختلاف نہیں جس میں کفرو ایمان یا ہدایت و ضلالت کا فرق پایا جائے۔

حنفی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کو اختلافی مسائل میں خطا اجتہادی پر تسلیم کرتے ہیں مگر ان کے مسائل کو (خطااجتہادی پر مبنی ہونے کے باوجود) ان کے حق میں ہدایت سے خالی نہیں سمجھتے۔ بخلاف معتزلہ، مرزائیہ روافض و خوارج وغیرھم کے کہ ان میں بعض گروہ ایسے ہیں جو اہلسنّت کے نزدیک دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہیں اور بعض وہ ہیں کہ ہدایت سے بے بہرہ ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہیں لہٰذا اس دور پرفتن میں حدیث مذکور کی رو سے سواد اعظم اہلسنّت و جماعت کا حق پر ہونا ثابت ہوا۔

یہاں بعض لوگ یہ شبہ کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ "مِنهُمُ المُؤمِنُونَ وَاَکثَرُهُمُ الفَاسِقُونَ" ان میں سے

بعض مومن ہیں اور اکثر فاسق ہیں۔ اسی طرح اور آیات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن اور نیک بندے قلیل ہیں اس لئے یہ حدیث (یعنی سواداعظم والی حدیث) قرآن مجید کے خلاف ہے لہٰذا قابل قبول نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جن آیتوں میں مومنین کو قلیل اور کفار کو کثیر فرمایا گیا ہے وہاں کفار سے وہ بہتر ۷۲ فرقے بالخصوص مراد نہیں جو مدعی اسلام ہیں بلکہ وہاں کفار سے عام کفار مراد ہیں۔ جن میں اسلام کے مدعی اور منکر سب شامل ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ اسلام کے مدعی اور منکر تمام جہانوں کے کافروں کے مقابلہ میں سواداعظم اہلسنّت و جماعت کو لایا جائے تو یہ ضرور قلیل ہوں گے وہ کفار یقیناً کثیر ہوں گے۔ لہٰذا قرآن و حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔

اسی طرح ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حدیث مبارک میں مذکور ہے کہ میری امت میں بہتر ۷۲ فرقے ہوں گے اور ایک نجات پانے والا ہو گا حالانکہ اگر ان فرقوں کو دیکھا جائے جو ہمارے نزدیک ناری ہیں تو ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہو چکی ہے پھر اہلسنّت کا وہ ایک فرقہ جو ہمارے نزدیک نجات پانے والا ہے اس میں بھی متعدد گروہ پائے جاتے ہیں جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اسی طرح صوفیاء کرام اور علماء **متکلّمین** وغیرہ میں بہت گروہ ہیں حالانکہ ہم ان سب کو ناجی (نجات پانے والا) سمجھتے ہیں اس حدیث سے تو یہ ثابت ہے کہ ناجی فرقہ صرف ایک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث مبارک میں ۷۲ ناری فرقوں سے وہ فرقے مراد ہیں جو کفر و الحاد اور گمراہی و بے دینی کا سرچشمہ اور جڑ ہیں۔ اسی طرح ایک ناجی گروہ سے وہ نجات پانے والا فرقہ مراد ہے جو اسلام و ایمان ہدایت و رشد کا منبع اور اصل و بنیاد ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک جڑ سے کئی شاخیں نکلتی ہیں مگر ان کی اصل وہی جڑ ہے جس سے وہ نکلتی ہیں شاخوں کی کثرت سے جڑوں کی کثرت لازم نہیں آتی۔ جیسے ایک قبیلے میں کئی خاندان ہوتے ہیں اور ہر خاندان میں کئی گھر اور ہر گھر میں کئی افراد اسی طرح گمراہی کی ۷۲ جڑوں اور ضلالت کے بہتر قبیلوں سے سینکڑوں کیا ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں بھی اگر شاخیں اور خاندان و افراد پیدا ہو جائیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کی اصل اور قبیلے بھی اتنی ہی تعداد میں ہوں۔ مختصر یہ کہ جس طرح گمراہی کی ۷۲ جڑوں سے سینکڑوں ہزاروں شاخیں پیدا ہو گئیں (جنہیں فرقوں میں شمار کر لیا گیا) اسی طرح ہدایت کی ایک جڑ سے کئی شاخیں پیدا ہوئیں مگر یاد رکھئے ضلالت کی جڑ کی ہر شاخ ضلالت ہو گی اور ہدایت کی جڑ سے جو شاخیں نمودار ہوں گی وہ سب ہدایت قرار پائیں گے۔ (مقالات کاظمی حضرت سیدنا غزالئ زمان قدس سرہ)